Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

إنّ الفضلَ بيدِ اللّٰہ يُؤتيہ من يشاء عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۸ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۱۹ احسان ۱۳۵۴ہش ۱۹ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کا کھلا کھلا اعجاز یہ ہے کہ اس میں غیر محدود حقائق و معارف پائے جاتے ہیں

یہ حقائق ہر زمانہ کے وساوس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو ... ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اِس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے کہ جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے، آمین

ربوہ ۱۹ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں اور کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی طبیعت قدرے بہتر ہے۔ علاج ابھی جاری ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو بھی اپنے فضل سے کامل شفا دے، آمین

جامعہ نصرت کی طالبہ کے لئے نقرئی تمغہ کا اعزاز

یہ خبر قارئین کرام کے لئے مسرت کا باعث ہوگی کہ عزیزہ امۃ الرشید طاہرہ بنت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو ایف۔اے کے امتحان میں بورڈ میں سوم آنے پر میرٹ سرٹیفکیٹ اور وظیفۂ ذہانت کے علاوہ نقرئی تمغہ بھی دیا گیا ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ نصرت کو بیش از بیش ترقیات سے نوازتا رہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تا اطلاع ثانی بند رہیگی

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبع اور کمزوری کے باعث تا اطلاع ثانی حضور سے ملاقات بند رہے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ احسان ۱۳۵۴ھ
۱۹ جون ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لانے کے بعد رُو بدنیا ہونے کا انجام

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو اُس وقت ہی مبعوث فرماتا ہے جب لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے یکسر منہ موڑ کر کلیۃً رو بدنیا ہو جاتے ہیں اور دنیا کی زینتوں اور اس کے فانی عیش و آرام کو اپنا منتہائے مقصود بنا کر نہ صرف آخرت کی دائمی خوشی اور خوشحالی سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں بلکہ آخرت میں ملنے والے دردناک عذاب کا اپنے آپ کو مستحق بنا چھوڑتے ہیں۔ ایسے افسوسناک حالات میں مامورینِ الٰہی کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُس تباہی سے آگاہ کرکے جس کی طرف وہ سرپٹ دوڑے جا رہے ہوتے ہیں انہیں خدا کی طرف واپس لائیں اور اُس کی ہستی اور اس کی صفات پر زندہ یقین پیدا کرکے انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ اُس کی رضاء کو کُل چیزوں پر مقدم کر لیں اور اس طرح دُنیا سے منہ موڑ کر اور صحیح معنوں میں رُو بخدا ہو کر انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنیں۔

جو لوگ مامورینِ الٰہی پر ایمان لے آتے ہیں انہیں وہ اپنی خداداد قوتِ قدسی کے ذریعہ دنیا سے بے تعلق کرکے فی الحقیقت رُو بخدا کر دیتے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی رضاء کو ہر شئے پر مقدم کر لینے کے نتیجہ میں وہ بالکل نئے انسان بن جاتے ہیں۔ دنیا اور اس کا فانی عیش ان کی نظر میں سراسر بے حقیقت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان کی ایک ہی خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور اپنے فضل سے اُخروی انعامات ان کے لئے مقدر کر دے۔ اس کی خاطر وہ ہر تکلیف اُٹھانے اور مصیبت جھیلنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور صبر و استقلال اور قربانی و ایثار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھتے ہیں۔

مامورینِ الٰہی پر ایمان لانے والوں کا ایک اہم فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ایمان لانے کے نتیجہ میں ایک دفعہ دُنیا سے منقطع ہونے اور کلیۃً رُو بخدا ہونے کے بعد پھر دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل نہ ہوں اور ان سے دل نہ لگائیں اور نہ انہیں اپنا منتہائے مقصود بنائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبردار فرمایا ہے کہ اگر وہ ایک دفعہ ایمان لانے اور رُو بخدا ہونے کے بعد شیطان کے بہکانے میں آکر پھر رُو بدنیا ہوں گے تو انہیں اس کا انتہائی ہولناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کے ہولناک انجام سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (آل عمران آیت ۷۸)

ترجمہ:- جو لوگ اللہ کے ساتھ اپنے عہدوں اور قسموں کے بدلہ میں تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور قیامت کے دن اللہ اُن سے بات نہیں کرے گا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

اس آیہ کریمہ میں دین کے بدلہ میں تھوڑی قیمت لینے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ دین فروخت کرنے کے لئے بہت زیادہ مال لینا چاہیئے بلکہ مراد یہ ہے کہ دین کو چھوڑ کر رُو بدنیا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دین کے مقابلہ میں دنیا اور اس کا مال و متاع (خواہ وہ بظاہر کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو) کی حیثیت حقیر قیمت سے زیادہ نہیں ہے۔ ثمن قلیل سے مراد دنیا اور اس کی تمام تر زینتیں اور اس کا عیش و آرام ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کو جو دنیا اور اس کی زینتوں پر جھکنے کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں مخاطب کرکے فرمایا ہے:-

اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ ج فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ○ (التوبہ آیت ۳۸)

ترجمہ:- کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو یاد رکھو کہ دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک حقیر چیز ہے۔

پس سورۃ آلِ عمران کی آیت ۷۸ میں اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے بدلہ میں جس تھوڑی قیمت کے وصول کرنے کا ذکر ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے اُس ثمن قلیل سے مراد دنیا کی زینتیں اور اس کا فانی عیش و آرام ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ جو لوگ بھی ایک دفعہ ایمان لائے اور رُو بخدا ہونے کے بعد پھر دُنیا اور اس کے عیش و آرام کی طرف جھکیں گے اور اسے اپنا منتہائے مقصود بنائیں گے اور اسی کے ہو رہیں گے وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ فائدے میں رہیں گے انہیں اتنا زبردست خسارہ اُٹھانا پڑے گا کہ اس کے تصوّر سے ہی ان پر لرزہ طاری ہو جانا چاہیئے۔ وہ عظیم اور ہولناک خسارہ یہ ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور اللہ ان سے نہ صرف یہ کہ کلام نہیں کرے گا بلکہ ان کی طرف دیکھے گا بھی نہیں اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا اور انہیں دردناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

الغرض ایمان لانے اور خدا کو ہر چیز پر مقدم رکھنے کے عہد کے بعد پھر دُنیا کی طرف جھکنا اور دین کو ترک کرکے دنیا کے فانی عیش و آرام میں منہمک ہونا اور دنیا کی زینتوں پر جان دینا کوئی معمولی فروگزاشت نہیں ہے۔ یہ ایسا خطرناک فعل ہے کہ جس کا انجام انتہائی ہولناک ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ وہ اپنے ایمان پر کبھی نازاں نہ ہوں بلکہ کمال عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کرتے رہیں کہ:-

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○ (آلِ عمران آیت ۹)

یعنی اے ہمارے ربّ تو کہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنیوالا ہے۔

کیا عجب اُس کی نگاہِ لطف کا احسان ہے

قادرِ مطلق خدا کی ذات پر ایمان ہے
وہ خدا وہم و گماں سے جس کی بالا شان ہے
برگ و گل میں اور چمن کے رنگ و بُو میں ہر طرف
اُس کی قدرت کے تماشوں کا عجب سامان ہے
بے کسوں اور غم زدوں کے درد کا ہے چارہ گر
بے سہاروں کا سہارا، اِک وہی رحمان ہے
اُسکی ہستی سے دمِ ہستی میں سوز و ساز ہے
الغرض اُسکے سہارے زندگی میں جان ہے
سب خطائیں اور جفائیں بخش دیتا ہے وُہی
کیا عجب اُس کی نگاہِ لطف کا احسان ہے
اِک جھلک اُس کی محمد مصطفےٰؐ میں دیکھئے
جس کے دل پر عرش سے نازل ہوا قرآن ہے
جُستجوئے یار میں کھو کر جو صدیقی رہا
وہ بڑا ہی نیک فطرت باخدا انسان ہے

(شریف احمد صدیقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت کی اہمیت و فوائد

محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون و فجی

دنیا میں انسان فطرتی طور پر مدنی الطبع واقع ہوا ہے اور ہر کام باہم مل جل کر اور اجتماعی طور پر تنظیم و ضبط سے ایک دوسرے کے تعاون سے کرنا اس کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے مذہبی اور روحانی امور اور عبادات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس فطرتی میلان کو ملحوظ رکھا ہے اور اکثر عبادات جماعتی رنگ میں باہم اکٹھے ہو کر بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ ایسی سب عبادات و فرائض کی ادائیگی ہر شخص پہ بلا امتیاز اجتماعی طریق پر مقررہ اوقات میں واجب و فرض قرار دی گئی ہے۔

نماز باجماعت کی ادائیگی ان فرائض میں سے اولین اور اہم ترین فرض ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ مومنوں کی علامات و خصوصیات کے ذکر میں فرماتا ہے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کہ مومنوں کے مومن ہونے کی جملہ علامات میں سے اہم ترین علامت یہ ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے اور کھڑا رکھتے ہیں گرنے نہیں دیتے یعنی وہ نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں اپنی تمام شرائط کے ساتھ باجماعت ادا کرتے ہیں اور اس میں ہرگز کوئی کوتاہی اور سستی نہیں کرتے اسی طرح دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کو یوں فرض کیا ہے۔ فرمایا"

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نساء ۴/۱۰۴)

یعنی مومنوں پر یقیناً مقررہ اوقات میں باجماعت نماز ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے

مسجد نہ جانا جرم ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس فریضہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سورۃ بقرہ کی مذکورہ بالا آیت کے علاوہ قرآن کریم کی اور بھی کئی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نماز نماز باجماعت ہی ہے اور جو شخص عمداً بلا کسی معقول عذر اور درست ترین مجبوری کے اور بیماری یا تکلیف کے اکیلے نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں نہیں آتا اس کی نماز قبولیت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتی۔"

پھر اضطرار مجبوری اور ہنگامی کام یا عذر کی مثال دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"اضطرار مجبوری یا ہنگامی کام سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ص ۱۹)

ایک دوسری جگہ حضور فرماتے ہیں:

"غرض اقامت صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ باوضو ہو کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔"

(جلد پنجم حصہ سوم ص ۲)

باجماعت نماز کے فوائد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب و برکت اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ پچیس گنا زیادہ ہے گویا باجماعت نماز تنہا نماز سے پچیس بلکہ ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے پس اگر غور کیا جائے تو باجماعت نماز کے بیشمار روحانی اور مادی فوائد ہیں۔ مثلاً

(۱) ایک محلہ یا گاؤں کے لوگوں کا ایک جگہ ہر روز پانچ مرتبہ محض للہ و فی اللہ جمع ہونا اور پھر شانے سے شانہ اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک وحدہ لاشریک معبود کے حضور بلا امتیاز امیر و غریب کھڑا ہونا قومی اتفاق و اتحاد اور باہمی محبت و ہمدردی اور جذبات اخوت پیدا کرنے کا انتہائی اور مؤثر ذریعہ ہے کہ اس سے بڑھ کر تصور میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح گویا سارے محلہ یا گاؤں کے مکینوں کے متعلق یہ علم ہوتا رہتا ہے کہ کون کس حالت میں ہے اور کون کیسی مدد یا تیمارداری بیمار پرسی اور ہمدردی وغیرہ کا محتاج ہے۔ جماعت کی انتظامیہ کا فرض ہوتا ہے کہ ہر وقت ایسے بھائی بہنوں کی امداد اور حاجت روائی کی جاتی رہے اس سے نماز باجماعت اور مسجد کی مرکزی حیثیت اور افادیت واضح ہو جاتی ہے۔

۲۔ نماز مسجد میں باقاعدہ باجماعت ادا کرنے سے جسم التزام تہذیب استقلال، اچھی اور ذمہ داریوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا عادی ہو جاتا ہے اور سستی کاہلی بے قاعدگی اور بے ضابطگی کا شکار ہونے سے بچا رہتا ہے اور جسم کی بہیمی حالت دبی رہتی اور اس پر کنٹرول رہتا ہے۔ نیز باہمی میل جول سے انسان کی ان مثبت اور مفید خصائل کا نیک اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور جماعتی لحاظ سے بھی جماعت میں پائیداری بیداری اور قوت عمل قائم رہتی ہے۔ اور نظام جماعت اور امام وقت کی ہدایات و احکامات اور رفتار کا بھی علم ہوتا رہتا ہے۔

۳۔ مسجد میں باجماعت نماز کبر و انانیت خود پسندی اور ایسے استکبار اور بڑھائی جیسی بدخصائل کو دور کر کے غریب و امیر آقا و خادم وغیرہ کے درمیان امتیازات کی دیوار کو منہدم کرتی اور تمام چھوٹے بڑے انسانوں کو شانہ بشانہ ایک صف میں کھڑا کر کے باہمی مساوات یکسانیت اور وحدت اور یگانگی اور محبت کا سبق دیتی ہے۔

صالحین کی معیت سے اصلاح نفس

۴۔ اگر خدانخواستہ کسی انسان میں بے دلی اور بے رغبتی سی طاری ہو لیکن وہ باجماعت نماز کے لئے مسجد باقاعدہ آتا ہے تو مسجد کے پاکیزہ روحانی ماحول اور وہاں بیٹھے ہوئے مومنین اور صالحین و صادقین کی قوت مؤثرہ اور روحانی قوت جاذبہ سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور نماز میں رغبت و توجہ اور لذت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا دوسروں کی رقت آمیز کیفیت دیکھ کر اور دعائیں سن کر اس میں بھی پاکیزہ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور عبادت میں دل لگ جاتا ہے۔ اسی طرح مسجد میں چونکہ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہتا اور دینی اور روحانی مسائل بیان ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہاں التزام سے آنا انسان کے دینی علم میں زیادتی اور ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ نیز نو مسلم اور جاہل لوگ معمولاً رہنمائی اور دوسروں کے تتبع اور نقل سے شرعی عبادات وغیرہ صحیح طور پر سیکھ لیتے ہیں۔ غرض مسجد میں آنے والے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مقتدا اور رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں اور کچھ ایسے آتے ہیں جو مقتدی اور متعلمین کی حیثیت رکھتے ہیں اور اسی طرح مسجد گویا ایک روحانی علمی اور جسمانی درس گاہ کا کام دیتی ہے جس سے اپنی اپنی ضرورت حالات اور ظرف کے مطابق ہر شخص فائدہ اٹھاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو تنبیہہ و ترغیب کے محتاج ہوتے ہیں اور دوسروں کی طرف سے ترغیب و ترہیب اور حوصلہ افزائی کے بغیر آگے نہیں چل سکتے۔ باجماعت نماز اور مسجد کا پاکیزہ تربیتی ماحول ان کے لئے بہت مفید رہتا ہے اور ان کی تربیت ہوتی رہتی ہے

۵۔ ان کے علاوہ جماعت میں کچھ لوگ

ایسے ہوتے ہیں جو اعتقادی طور پر اچھے ہوتے ہیں باوجود عملی لحاظ سے کمزور تھا گو اور ضعیف ہوتے ہیں جن کو جماعت کے اچھے اور بزرگ لوگ اگر اپنے ساتھ ساتھ نہ گھسیٹتے رہیں اور انہیں اجتماعی عبادات کا مکلف نہ کیا جائے تو وہ اپنی سستی کاہلی اور عملی کمزوری کی وجہ سے نماز وغیرہ بالکل ہی ترک کر دیتے ہیں۔ اسلئے اسلام نے ہر طبقہ اور ہر قسم کے آدمی کے لئے اجتماعی عبادات نہایت ضروری قرار دی ہے۔ ایک فائدہ باجماعت نماز کا یہ بھی ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے صحیح مخلص اور پکے نمازی بندے کمزوروں اور غیر عابدوں سے ممتاز نظر آتے ہیں اور ناواقف لوگوں کو ان کا علم ہوتا رہتا ہے۔ اسی قسم کی وجوہات کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی صحبت صالحین و صادقین کی تلقین فرمائی فرمائی ہے۔

اطاعت و فرمانبرداری کا سبق

۴۔ نماز باجماعت انسان کو نظام کی خلاف ورزی اور من مانی کرنے سے روکتی اور اس میں طبعی طور پر اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرتی اور امام اور لیڈر کی سچی اور مکمل پیروی کرنے کی ٹریننگ دیتی اور پورا احساس پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ نماز میں اطاعت امام اور اس کی ہر حال میں پیروی کرنے کی اس قدر شدت سے تاکید ہے کہ اگر امام کسی نماز میں اپنی بھول یا غلطی پر باوجود توجہ دلانے کے عملاً قائم رہے۔ تو پھر بھی اس کی پیروی اور نقل لازمی قرار دی گئی ہے۔ پس ان وجوہات اور دیگر کئی فوائد کی بناء پر نماز باجماعت اکیلی نماز سے پچیس بلکہ ستائیس درجے زیادہ موجب ثواب و برکت قرار دی گئی ہے ایک حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو آدمیوں کی جماعت کی نماز چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے اور چار آدمیوں کی نماز باجماعت آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے اور جتنی بڑی جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جاتے اتنی ہی وہ نماز اللہ تعالیٰ کو زیادہ مرغوب ہوتی ہے

اسی طرح ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو لوگ اندھیر میں مسجدوں میں کثرت سے جاتے رہتے ہیں اُن کو قیامت کے دن کے پورے نور سے منور ہونے کی خوشخبری سنا دو
(جامع الصغیر)

ایک بزرگ عالم کا نمونہ

حضرت محمد بن سماعہ ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں جو حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمہ کے شاگرد تھے۔ ایک سو تین برس کی عمر میں فوت ہوئے اُن کے متعلق لکھا ہے کہ روزانہ باقاعدہ دو سو رکعات نفل ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے خود اپنے متعلق لکھا ہے کہ مسلسل چالیس برس تک سوائے صرف ایک مرتبہ کے مسجد میں میری تکبیر اولیٰ کبھی فوت نہیں ہوئی یعنی وہ نماز باجماعت کے اتنے پابند تھے کہ چالیس سال تک سوائے ایک مرتبہ کے ہمیشہ وقت پر نماز کے لئے حاضر ہو جاتے تھے گویا ہمیشہ نماز باجماعت کی پہلی تکبیر سے بھی پہلے مسجد میں حاضر ہو جاتے تھے وہ لکھتے ہیں کہ چالیس سال میں ایک تکبیر اولیٰ جو میری فوت ہوئی اس کی وجہ بھی صرف یہ تھی کہ جس روز میری والدہ کی وفات ہو گئی تو ان کی تجہیز و تکفین کی وجہ سے میں بروقت مسجد میں حاضر نہ ہو سکا۔ نیز لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میری ایک باجماعت نماز فوت ہو گئی تو میں نے تلافی مافات کے لئے وہ نماز پچیس دفعہ پڑھی تا کہ مجھے حدیث شریف کے مطابق نماز باجماعت کا ثواب مل جائے۔ لیکن اسی رات مجھے خواب میں ایک خدا رسیدہ شخص ملے اور فرمایا کہ محمد تم نے پچیس مرتبہ نماز تو پڑھی مگر مسجد میں امام کے ساتھ پڑھنے وقت فرشتے جو آمین کہتے ہیں اس کا کیا کرو گے کیونکہ کئی احادیث میں یہ ہے کہ باجماعت نماز میں جب امام سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی ساتھ آمین کہتے ہیں جس سے امام اور مقتدیوں کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے جاتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اس پر مجھے مزید ندامت ہوئی اور پھر کبھی میری کوئی نماز باجماعت نہ چھوٹی۔

(فوائد لہیتہ)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو دعائیں خاص طور پر سکھائی ہیں ان سے بھی اللہ تعالیٰ کا منشا یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس کے حضور اجتماعی طور پر عبادات کی جائے اور اکٹھے مل کر باقاعدہ کی ہوتی دعائیں اور نمازیں اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہیں کیونکہ قرآن میں مذکورہ اکثر دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے جمع کے صیغے استعمال فرمائے ہیں اور اجتماعی عبادات ہی کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ فاتحہ بھی اس حقیقت کی شاہد ناطق ہے عقلی طور پر روزمرہ کے تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ ایک ایک اور دو گیارہ کی مثال کے مطابق جو کام بھی اکٹھے مل کر اجتماعی طور پر کیا جائے وہ خاص برکت خاص اہمیت اور کامیابی کا موجب ہوتا اور باہمی تعاون و تعاضد سے جلد اور باحسن طریق انجام پا جاتا ہے۔ ایک بادشاہ یا حاکم کے پاس اگر کوئی ضروری شکایت یا اہم معاملہ پیش کرنا ہو تو ایک وفد کی صورت میں اس کے پاس جا کر معاملہ پیش کرنا زیادہ مؤثر اور اسے آمادہ کرنے میں زیادہ ممد ثابت ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ صرف شخص واحد جا کر اس سے بات کرے پس اس سے بھی نماز باجماعت کی اہمیت اور افادیت واضح ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہم سب کو نماز باجماعت التزام کے ساتھ ادا کرتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم میاں سراج الدین صاحب کا ذکر خیر

مکرم ملک عبدالحمید صاحب عارف دارالذکر ربوہ

مکرم میاں سراج الدین صاحب مرحوم ۲۲ر مارچ کی رات لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی ذات دین کے لئے غیرت و حمیت کی حامل تھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں میاں صاحب کی بے حد قدر و منزلت تھی مجھے یاد ہے کہ تقسیم ملک کے بعد جب حضرت مصلح موعود رضی ربوہ سے آکر رتن باغ میں قیام فرما ہوا کرتے تھے تو ایک روز محترم خان چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور خاکسار حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو کسی بات کا ذکر آجانے کے دوران حضور نے بڑے جوش کے انداز میں فرمایا کہ میاں سراج الدین دیوانے ہیں مجھے ایسے ہی چار دیوانوں کی ضرورت ہے۔ مزید فرمایا کہ میں نے جماعت کے سامنے ان سے تین چار دکانوں کے حصول کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے راتوں رات رتن باغ کے نزدیک ہی دکانوں کا انتظام کر دیا۔ میاں صاحب کی طبیعت بہت سادہ تھی خاکسار سے انہیں خاص انس تھا اکثر ان کی دکان واقع وائی ایم سی اے بلڈنگ میں جا کر ان سے ملاقات کیا کرتا تھا۔ جمعہ کی نمازوں میں تو اکثر ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ وہ بہت محبت سے پیش آتے تھے۔

مسجد دارالذکر کے پلاٹ کی خرید اور حصول اور پھر اس کی باقاعدہ رجسٹری میں جس انہماک اور لگن سے انہوں نے کام کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ سنہ ۱۹۵[illegible] میں حضرت مصلح موعود رضی نے خود اپنے دست مبارک سے پلاٹ کی شمالی دیوار کی تعمیر سے پہلے ایک اجتماع کثیر کی موجودگی میں دعاؤں کے ساتھ چند اینٹیں بنیادوں میں نصب فرمائیں اس کے بعد اصل تعمیر کے سلسلہ میں بہت سی صبر آزما مشکلات پیش آئیں۔ ان مشکلات پر قابو پانے میں محترم میاں صاحب نے ایسی جرأت ایمانی کا ثبوت دیا جو ہمیشہ یاد رہیگا اور ان کی یاد کو دلوں سے محو نہ ہونے دیگا پہلے ہم نے ایک چھپر ڈلوایا تاکہ باجماعت نمازیں ادا کی جا سکیں۔ میاں صاحب کا روزمرہ کا معمول تھا کہ وہ اپنے گھر واقع نسبت روڈ سے صبح کے ۳ بجے سائیکل پر تسبیح و تحمید اور درود و سلام کا بلند آواز سے ورد کرتے ہوئے ہمارے محلے میں آتے اور ہمیں جگا کر ساتھ لے جاتے تاکہ نماز تہجد اور نماز فجر دارالذکر میں ادا کی جایا کرے۔

مسجد دارالذکر کے پلاٹ میں نماز والے چھپر کے گرداگرد میاں صاحب مرحوم نے پھولدار پودے لگوائے۔ مثلاً چنبیلی یا موتیا۔ گلاب وغیرہ اور پھلدار درخت مثلاً آم اور امرود وغیرہ کے پودے لگوائے اور روشیں بنوائیں۔ اور اس طرح اس پلاٹ کے حسن میں اضافہ ہو گیا نرم نرم گھاس اور خوشبودار پھولوں سے ایک نہایت ہی خوشگوار منظر کا سماں پیدا ہو گیا۔ میاں صاحب مرحوم ان پھولدار اور پھلدار پودوں پر اپنی گرہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ جب تک زندہ رہے اور صحت نے اجازت دی۔ مسجد دارالذکر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کو جس کا انہیں بہت شوق تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتے رہے۔ سائیکلوں اور سکوٹروں کو ایک نظام کے ماتحت مسجد کی حدود سے باہر پارک کروانا انہی کا کارنامہ تھا۔ جو تنظیم خدام الاحمدیہ کے سپرد ہوا۔

میاں صاحب کا ایک پختہ اصول تھا کہ وہ اللہ کے لفظ کے ساتھ "تعالیٰ" کا اضافہ ضرور کرتے اور سب احباب کو تلقین کرتے کہ ہمیشہ "اللہ تعالیٰ" ہی کہا جائے صرف اللہ کہنا سوءِ ادبی ہے۔

غرضکہ میاں صاحب مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ مسجد دارالذکر کی بہبودی اور نگہداشت میں کافی سے زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ درختوں کو بلا وجہ کاٹنا منع فرمایا کرتے تھے۔ وہ کچھ عرصہ تک "تعمیر مسجد دارالذکر کمیٹی" کے ساتھ منسلک بھی رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اپنا رویہ مضبوط نہ رکھتے تو مسجد دارالذکر کی تعمیر میں کئی قسم کی پیچیدگیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ ان کی جرأتِ ایمانی اور عالی حوصلگی ہی تھی جس نے اس معاملے کو آسان سے آسان تر کر دیا۔

میاں صاحب مرحوم کے فرزند میاں خلیل احمد صاحب اپنے والد محترم کی میت ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء کی صبح ربوہ لے گئے جہاں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جناب میاں صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور انکے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین

اعلان نکاح

۱۴ جون ۱۹۷۵ء کو مسجد النصرت (دارالرحمت وسطی) ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے میری بیٹی عزیزہ بشریٰ پروین بی۔اے بی ایڈ کا نکاح عزیزم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر پی۔ایچ۔ڈی ولد چوہدری غلام حسین صاحب چک ۲۹۸ گ۔ب ضلع لائل پور حال مانچسٹر انگلینڈ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(نائب صوبیدار عبدالحق لوبک کارکن دفتر وقف جدید۔ ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ بیگم مرزا مبارک احمد صاحب F ۱۱۵۵ گارڈی کھاتہ حیدر آباد بعارضہ بلڈ پریشر ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ پریشر ۲۰۰ تک ہے۔ دل کے ماہر ڈاکٹر کا علاج ہے۔ دل پھیل جانے کے علاوہ گردوں کی بھی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خادم حسین ۴۳/۱۷ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

خوشخبری

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہم نے از سرِ نو سرگودھا میں کاروبار شروع کر دیا ہے۔ اسلحہ کے علاوہ بجلی کے جملہ سامان کی فروخت کا بندوبست کیا ہے۔

ٹیلیویژن N.E.C ۲۴" سکرین
۲۰" سکرین

پنکھے۔ پیڈسٹل و چھت والے

بجلی کی فٹنگ سے متعلقہ جملہ سامان۔ حاضر سٹاک ارزاں نرخوں پر خرید فرمائیں!

محمود الحسن قریشی اسلحہ ڈیلر و جنرل الیکٹرک سٹورس عیدگاہ روڈ بلاک ۱۸ سرگودھا

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۲۱۰۰

میں عذرا بیگم زوجہ مکرم خالد مسعود صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی ۴۹۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عذرا بیگم B-86 پیپلز کالونی ۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد ظفر اللہ خان جنرل سیکرٹری امور عامہ لائلپور۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۱

میں خورشید بیگم زوجہ بشیر احمد سہگل صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال۔ بیعت یکم جنوری ۱۹۶۱ء ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولے مالیتی ۵۰۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم 606/B پیپلز کالونی۔ لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد بشیر احمد سہگل ولد غلام احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۲

میں نیلم ممتاز بنت میاں محمد یعقوب صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی ۱۷۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نیلم ممتاز 422/B پیپلز کالونی لائل پور۔

گواہ شد محمد یعقوب 422/B پیپلز کالونی لائلپور شہر وصیت ۲۰۰۱۰

گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔

(باقی)

جان لیوا۔ لُو

میں جانے سے پہلے
سمر ٹانک SUMMER TONIC
کی دو ٹکیاں چوس لیں۔ پھر حسب ضرورت ۲ سے ۴ گھنٹہ بعد دو دو ٹکیاں سمر ٹانک چوستے رہیں بفضلہ تعالیٰ شدید گرمی بھی صحت پر برا اثر نہ ڈالے گی۔

ایک اونس ۵/- روپیہ ½ اونس ۲/- روپیہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ رواں کا قریباً نصف حصّہ اختتام پذیر ہو چکا ہے

احباب چندہ وقفِ جدید کی طرف خاص توجّہ دیں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

وقفِ جدید کا سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ ؍فتح /دسمبر تک اختتام پذیر ہوتا ہے گویا اب سالِ رواں کا قریباً نصف گزر رہا ہے۔ اصولاً ۳۰ ؍احسان /جون تک سو فیصد وعدہ جات موصول ہو کر کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ ابھی تک اکثر جماعتوں کے وعدہ جات بھی موصول نہیں ہوئے۔ اور وصولی کا یہ عالم ہے کہ ماہانہ اخراجات پورا کرنے میں بے حد دقت پیش آ رہی ہے۔

بدیں صورت حالات امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقفِ جدید اور جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا اور ان کی جماعت کا وعدہ چندہ وقفِ جدید ۱۰۰ فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں؟

مزید برآں آیا وصولی بھی تدریجی طور پر کم از کم اس رفتار سے ہو رہی ہے کہ جس سے یہ باور کیا جا سکے کہ سال کے اختتام تک ۱۰۰ فیصد رقم وعدہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائیگی نیز جملہ احباب جماعت نے اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق سلسلہ کی اس نہایت ہی مبارک اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری تحریک میں حصہ لیا ہے یا نہیں؟

احباب ثروت کو معاونین خصوصی (۱۰۰ یا ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ روپے یا زائد سالانہ) کی فہرست میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی جائے۔

بالآخر تاکیداً عرض ہے کہ وصول شدہ رقوم ساتھ ساتھ ہی مرکز میں روانہ کر دی جایا کریں تاکہ وقفِ جدید کے ماہانہ اخراجات کی ادائیگی میں سہولت ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی کی والدہ ماجدہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ماسٹر عبدالرحیم صاحب لون جہلمی ۱۴؍جون بروز ہفتہ ساڑھے چھ بجے شام حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ سلسلہ احمدیہ کی فدائی اور نہایت مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی دینی تربیت کے لئے خاص طور پر کوشاں رہیں اور سلسلہ کی خاطر ہر قربانی کے لئے سینہ سپر رہتی تھیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ جہلم سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر نماز جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

وفات کے وقت مرحومہ کی ایک بیٹی اور دو بڑے بیٹے ملک سے باہر تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ...... تبلیغِ اسلام کے واسطے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے۔ مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس کی راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔" (ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۴۱)

جو نوجوان اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے اس حکم کے ماتحت حسب ضرورت اور ان حالات میں جو اللہ تعالیٰ انسان اور اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کرتا تھا مسلمانوں کے لئے قربانی کی ایک سکیم اور منصوبہ تیار کرتے تھے اور انہیں بتایا کرتے تھے۔ اگر ہم اس کام کو کل کر دیں گے تو اسلام کو قوت اور طاقت حاصل ہوگی اور ہمیں اس کے نتیجہ میں روحانی مدارج ملیں گے۔"

(الفضل ۳؍مارچ ۶۶ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ بھی خلیفۂ وقت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سُنّت کی تقلید میں تیار فرمایا ہے اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اطلاع دیں

میٹرک کا امتحان دینے والے جن طلباء نے اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ان کا انٹرویو لے کر ان کے مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں غور کیا جا سکے۔ اس انٹرویو کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس واقفِ زندگی نوجوانوں کا بھی انٹرویو ہوگا۔

انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳؍ظہور ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۳؍اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

بہترین ملبوسات آپ کی پسند کے ساتھ ساتھ

★ (نئی دوکان) انصاف کلاتھ ہاؤس

رحمت بازار۔ ربوہ پر تشریف لائیں

اور اپنی پسند کے ملبوسات سستے داموں خرید فرمائیں!

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بوجہ بیماری کانوں کی شنوائی سے محروم ہو گئی ہے ہر ممکن علاج کرایا گیا مگر حال کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ اب ایک نیا آلہ منگوایا گیا ہے جس آلہ کے ذریعے علاج کیا جا رہا ہے۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری اس معصوم بچی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی شنوائی کو بحال کر دے۔ آمین

(امۃ الباری بیگم ناصر احمد قریشی ڈویژنل انجینئر ٹی اینڈ ٹی کالونی ناظم آباد C2 کراچی ۳۳)

پرانے پیچیدہ اور لاعلاج امراض کی کامیاب علاج گاہ

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

خود ملیں یا تفصیلی علامات مرض لکھ کر علاج کروائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴